تصریحات

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں پچھلی رات کو آسمانِ دنیا سے صدا دیتے ہیں:

"ہے کوئی رزق کا طالب کہ میں اسے رزق عطا کروں؟
ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کو بخش دوں؟
ہے کوئی محتاج و بے کس کہ میں اس کی ضروریات پوری فرما دوں ــــ؟"

چاہیئے تو یہ کہ ضرورت مند خود بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹائے، سائل خود سوال کرے، محتاج آپ اپنی حاجت بیان کرے ــــ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے ــــ ضرورتیں پوری کرنے والا جھولیاں بھر بھر کر دینے والا، اپنی شانِ صمدیت اور بے نیازی کے باوجود، خود یہ اعلان فرماتا ہے کہ آؤ اور رحمت کے خزانوں سے اپنا اپنا حصہ الگ کر لو ــــ تم جنت کا سوال کرو، میں تمہیں جنت عطا کروں گا ــــ تم رزق کا سوال کرو، میں اس قدر دوں گا کہ تنگیٔ داماں کی شکایت ہونے لگے ــــ گناہوں کی مغفرت طلب کرو تو میں یہ خوشخبری دوں گا کہ:

"من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ"

"جس نے رمضان کو ایمان و احتساب کے ساتھ پورا کر لیا، اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے ــــ!"

ــــ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس صدا پر لبیک کہتے ہوئے "قوموا لیلها وصوموا نهارها" پر عمل کر کے دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہیں ــــ "اولہ رحمۃ" کو پیش نظر رکھتے ہوئے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتے ــــ "اوسطہ مغفرۃ" سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

بخشش کے طالب ہوتے اور وہ آخرہٗ عتق من النار" کو غنیمت خیال کرتے ہوئے اپنی گردنیں جہنم سے آزاد کرانے کا عزم صمیم کئے ہوئے ہیں ــــ!

ــــ اور انتہائی بدنصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کی سماعت پر یہ صدائے رحمت ایک بوجھ ہے جو دن میں چھپ چھپ کر سگریٹ پینے اور راتوں کو سینما دیکھتے ہیں ــــ جن کی زندگیاں اس ماہ مبارک کی پابندیوں کے پیش نظر جہنم کا نمونہ ہیں لیکن انہیں جہنم سے آزادی کی اہمیت کا قطعاً احساس نہیں ــــ جنہیں خود بڑھ کر رحمت کی بھیک مانگنی چاہیئے لیکن بارانِ رحمت سے وہ دانستہ اپنا دامن سمیٹ رہے ہیں ــــ اور جنہیں گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہیئے عفو کا طالب ہونا چاہیئے لیکن اس کا انہیں ہوش تک نہیں ! ــــ اللّٰھم اھدھم، اللّٰھم ارحمھم!

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے آغازِ ماہِ صیام میں اپنی نشری تقریر کے دوران جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے، انتہائی قابلِ قدر ہیں ــــ ان کے اعلانات و احکامات کا بیشتر حصہ بھی ــــ خصوصاً احترام رمضان کے سلسلہ میں کھلے بندوں کھانے پینے، سگریٹ نوشی اور ٹی سٹالوں، ہوٹلوں کی رونے کے اوقات میں بندش وغیرہ ــــ قابلِ صد تحسین ہے اور اس لحاظ سے انتہائی اہم بھی کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ احترامِ رمضان کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہیں ــــ اس سلسلہ کے احکامات پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے اور روزہ خور قطار اندر قطار رسیوں میں جکڑے ہوئے تھانوں کا رخ کرتے نظر آتے ہیں ــــ یہ منظر دیدنی بھی ہوتا ہے اور نہایت دلچسپ اور عبرت آموز بھی! ــــ بہرحال ان اقدامات سے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے اپنی عاقبت کے لئے جو سامان فراہم کیا ہے، اس کا اندازہ انہیں روزِ جزاء ہی کو ہو سکے گا۔

تاہم ان کے اس اعلان سے کہ "ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر ہونے والے گانوں میں شائستگی کو ملحوظ رکھا جائیگا" ــــ ہمیں اتفاق نہیں کہ گانا اور شائستگی دو متضاد چیزیں ہیں ــــ بلکہ گانا تو رہا ایک طرف ہماری قوالیاں بھی "میں شرابی" "میں شرابی" کی مسلسل رٹ پر مشتمل نہ ہوں تو بھی ان کے ساتھ ساز اور طبلہ کا اسلام میں کوئی جواز نہیں ــــ پس لازم تھا کہ کم از کم ماہِ رمضان میں مسلمان قوم کو گانے نہ سنائے جاتے ــــ!

اسی طرح "افطار کے آغاز اور تراویح کے اختتام تک فلمی شو پر پابندی" کی حیثیت بھی ایک تکلف سے زیادہ نہیں رہی کہ یار لوگوں نے اس "نقصان" کا حل بھی تلاش کر لیا ہے۔ یعنی پہلا شو تین بجے کے بجائے اب بارہ بجے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جبکہ رات کی بہ نسبت دن میں اس لعنت پر بدرجہ اولی

پابندی کی ضرورت تھی کہ روزہ دراصل لغویات سے مکمل پرہیز ہی کا نام ہے :

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ !" (بخاری)

یعنی "جس نے غلط گوئی اور غلط کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں !"

لہٰذا بہتر تھا کہ اس لعنت پہ مکمل طور پر لعنت بھیج دی جاتی - اور جیسا کہ جنرل صاحب نے فرمایا، "ماہِ صیام تربیتی اور اصلاحی کورس کی حیثیت رکھتا ہے" —— ماہِ صیام میں اس لغویت سے اجتناب، باقی گیارہ مہینوں میں بھی اجتناب کی راہ ہموار کرسکتا تھا —— جہاں تک گورنمنٹ کے پیش نظر سینماؤں سے آمدنی کا مسئلہ ہے تو حکومت ان کو ایک سال کیلئے مکمل طور پر بند کر کے دیکھ لے، اکتیس سال سے خوراک کے سلسلہ میں خود کفیل نہ ہوسکنے والا ملک اگر ایک ہی سال میں خود کفیل نہ ہوگیا تو حکومت یہ سلسلہ دوبارہ شروع کرسکتی ہے -لیکن ہم دعوٰی سے کہتے ہیں کہ حکومت کو اس کے دوبارہ اجراء کی ضرورت پیش نہیں آئے گی !

جنرل ضیاء اس عزم کا بار بار اظہار کرچکے ہیں کہ موجودہ حکومت نے اسلامی نظام کے نفاذ کا تہیہ کر رکھا ہے - ہمیں ان کے خلوص پہ شبہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، تاہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ حالات بہت حد تک ابھی مایوس کن ہیں —— بارہ تاریخ کے اخبارات اٹھا کر دیکھئے، لاہور میں ایک ہی دن میں دو قتل —— ۱۵ اور ۱۷ جولائی کے روزنامہ جنگ میں برہنہ لڑکیوں کے "سوئمنگ چیمپئن شپ" کے مقابلوں کی جھلکیاں —— جن کے ناظرین میں مرد بھی شامل ہیں، تصویریں اتارنے والے فوٹوگرافر بھی مرد ہیں اور ان بیحیا لڑکیوں کو انعام واکرام سے نوازنے والے (صدر رحم خانہ کراچی) بھی مرد ہی ہیں —— گویا حالات چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ جب تک درّہ فاروقی حرکت میں نہیں آئیگا، ان حرامکاریوں کے سدِّباب کی کوئی صورت ممکن نہ ہوگی —— پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ دیر کیوں اور انتظار کا ہے کا ؟ —— جنرل ضیاء اپنی اس نشری تقریر میں، رحمتوں اور برکتوں کے اس مہینہ میں، نظامِ اسلام کے اجراء کے مبارک سلسلہ کا بھی کوئی اعلان فرما دیتے یا کم از کم اقامتِ صلوٰۃ کے بارے میں ہی احکامات جاری کر دیتے تو یہ اقدام اس امر کا غماز ہوتا کہ پاکستان میں ایک نئے دور کا آغاز ہوچکا ہے —— ایک انقلاب رونما ہو رہا ہے، عہد آفرین انقلاب — !

یہ تسلیم کہ اسلامی نظام رات ہی رات میں نافذ نہیں ہوسکتا، لیکن اس سلسلہ میں پیش رفت تو ہونی چاہیئے،

ــــــ قافلہ بیشک منزل بہ منزل چلے لیکن رو دانہ تو ہو، تبھی گوہرِ مراد ہاتھ آسکتا ہے اور اسی صورت میں منزلِ مقصود تک رسائی کی توقع کی جاسکتی ہے ــــــ ہمیں امید ہے کہ جنرل صاحب ہماری ان گزارشات پر توجہ فرمائیں گے اور اپنے وعدوں کا پاس کرتے ہوئے اسی مبارک مہینہ کے دوران قوم کو کوئی مژدۂ جانفزا سنائیں گے کہ اسی میں ان کی دین و دنیا کی فلاح بھی مضمر ہے ــــــ واللہ الموفق!

(اکرام اللہ ساجد)

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار نانڈلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث۔ شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میر پور خاص (سندھ)
- بنشا بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- حافظ عبدالحق صاحب معرفت مولوی علی احمد صاحب کریانہ سٹور، تحصیل بازار، بہاولنگر
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔
- مولانا محمد حنیف صاحب دارالحدیث چینیانوالی کوچہ چابک سواراں۔ لاہور۔
- محمد الیاس صاحب کمبوہ، کمبوہ ہوٹل، شہداد کوٹ۔ ضلع لاڑکانہ (سندھ)
- حامد برادرز، چوک انارکلی۔ لاہور۔
- کاشانۂ ادب، چوک نیلا گنبد۔ لاہور۔